پروفیسر شبیر احمد طاہر

سکینہ یا سُکَینہ

ترجمہ: محمد عمر فاروق

پاکستان ٹائمز کے ۹۲-۸-۱۲ کے شمارے کے روزانہ شائع ہونے والے کالم "لاہور اور اس کے نواح میں" ایک خبر تھی جس میں دیگر باتوں کے علاوہ کہا گیا تھا کہ: "ایک مجلسِ عزا بسلسلۂ شبیہہ تابوتِ حضرت سکینہ علیہ السلام امام بارگاہ بلتستانیہ اسلام پورہ میں منعقد ہو گی"۔

اگر اس اعلان کا تعلق حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے ہے تو پھر اس نام میں مغالطہ ہے کیونکہ اس خاتون کا حقیقی اور صحیح نام سکینہ نہیں سُکینہ تھا۔ سُکینہ دیگر اسموں، حسین زبیر یا زبیر کی طرح تانیثی اسمِ مصغر ہے۔ لیکن اگر "تابوتِ سکینہ" کا اشارہ سورۃ البقرہ کی آیت ۲۴۸

تابوت فیہ سکینۃ۔

کی طرف ہے تو یہ یکسر مختلف معاملہ ہے۔

تابوت فیھم سکینۃ۔

کا ذکر قرآن کی مذکورہ بالا سورۃ میں آیا ہے۔

کتابِ مقدس کے اکثر مغربی مترجمین نے تابوت کے بہت سے معانی بیان کئے ہیں۔ جیسا کہ پکھتال وغیرہ نے ARK (جسے اردو لغت میں کشتیٔ نوح کہا گیا ہے) جس سے بہت زیادہ اختلاف کیا گیا ہے۔ ایک جدید مسلم مترجم کے مطابق تابوت کا ترجمہ بائبل کے عہد نامہ عتیق مذکور تابوت یہ دا کو مد نظر رکھتے ہوئے ARK کے طور پر یہودی اثر کے تحت ہوا ہے۔ اس مترجم کے مطابق علامہ راغب نے اس کا ترجمہ "دل یا سینہ" کیا ہے۔ اس نظریئے میں شریک اور اس کی تصدیق ممتاز مفسرینِ قرآن زمخشری اور بیضاوی نے بھی کی ہے۔

اس کالم میں ایک اور چیز جس نے مجھے الجھن میں ڈالا ہے وہ اُس خاتون کا نام ہے جس نے اس مجلس میں تقریر کی تھی۔

"ڈاکٹر عطیہ بتول"!

اب بتول عموماً حضرت فاطمہؓ کے نام کے لاحقے کی ایک صورت ہے۔ لیکن بتول کا لغوی معنی "کنواری" ہے۔ جو کہ حضرت فاطمہؓ نہیں تھیں۔ بلکہ وہ شادی شدہ تھیں اور اُن کے بچے بھی تھے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ لاحقہ (بتول) حضرت مریم علیہا السلام کے ساتھ تقابل میں جو ظاہر کنواری تھیں کیا گیا ہے۔ کیا ازراہِ کرم آپ کا کوئی قاری مجھے ان دو نکات کے بارے میں آگاہ کرے گا۔

۱۶ وکٹورین پارک
مال روڈ لاہور